احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

سوموار 30-اگست 1999ء- 17جمادی الاول 1420ہجری-30-ظہور 1378ہش جلد 49-84 نمبر 195

بیمار کے لئے دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی مریض کے پاس جاتے تو یہ دعا کرتے۔

اے لوگوں کے رب اس تکلیف کو دور کر دے اور خود شفا دے کیونکہ تو شافی ہے۔ تیرے علاوہ کوئی شفا دے نہیں سکتا۔ ایسی شفا دے جو کوئی کمی نہ چھوڑے۔

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب العائد للمریض)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں اطلاع

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں

لندن سے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں 28-اگست 99ء کو یہ اطلاع بھجوائی ہے۔

"غیر معمولی مصروفیات کے نتیجہ میں تھکان اور Exertion کی وجہ سے حضور انور چند روز آرام فرما رہے ہیں اور اس دوران نمازوں کی امامت کے لئے بیت الفضل لندن تشریف نہیں لا رہے۔ احباب جماعت حضور کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں جاری رکھیں تا کہ عظیم الشان کامیابیوں کے ساتھ مقاصد عالیہ کی تکمیل ہو"

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک ضرب المثل ہے جو دعا کے مضمون کو خوب ادا کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

یعنی جو مانگنا چاہتا ہے اس کو ضروری ہے کہ ایک موت اپنے اوپر وارد کرے اور مانگنے کا حق اسی کا ہے جو اول اس موت کو حاصل کر لے۔ حقیقت میں اسی موت کے نیچے دعا کی حقیقت ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہو جاتا ہے' اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان بھی پیدا ہو جاتے ہیں پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اسے چاہیئے کہ دعا کرے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 618)

مایوس کبھی تیرے سوالی نہیں پھرتے | بندے تری درگاہ سے خالی نہیں پھرتے
مالک ہے جو تو چاہے تو مُردوں کو جِلا دے | اے قادر مطلق مرے پیاروں کو شفا دے

درعدن

عیادتِ مریض اور درخواستِ دعا

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اواخر 1897ء میں سفر ملتان سے واپسی کے بعد لاہور میں قیام فرماتھے۔ آپ حضرت منشی تاج دین صاحب کے چوبارے میں فروکش تھے جو ڈبی بازار میں سنہری مسجد کے سامنے تھا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ان دنوں دفتر اکونٹنٹ جنرل میں ملازم تھے اور بیمار تھے۔ شیخ عبداللہ صاحب سے ان کی بیماری کا علم ہوا تو آپ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب' صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور چند اور خدام کے ساتھ مفتی صاحب کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور ایک گھنٹہ آپ کے پاس بیٹھے رہے۔ جاتے وقت فرمایا:۔

"آپ بیمار ہیں۔

بیمار کی دعا قبول ہوتی ہے آپ ہمارے سلسلہ کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔"

حضرت مفتی صاحب کا بیان ہے کہ:۔

"حضرت صاحب مجھ سے رخصت ہو کر سیڑھیوں سے اترنے لگے تو حضرت استاذی المکرم مولوی نورالدین صاحب ایک منٹ کے لئے ٹھہر گئے میں نے ان سے دعا کے واسطے عرض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ:۔

"حضرت صاحب تو اپنے لئے بھی دعا کے واسطے آپ کو فرما گئے ہیں تو آپ مجھے کیا کہتے ہیں"

(الفضل 2- جنوری 1944ء صفحہ 4)

اسیران راہ مولا کیلئے خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ جملہ اسیران راہ مولا کی مشکلات کے ازالہ اور ان کی جلد باعزت بریت کیلئے خصوصی دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے عزیز و اقارب کو بھی اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

مرتبہ- حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 66

ریکارڈ شدہ- 10 جولائی 1999

نشر:- 12 جولائی 1999

تقریری مقابلہ

آج ایک دلچسپ فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوا۔ یہ پروگرام کتنا مزے دار ہوا ہوگا۔ اس کا اندازہ تقاریر کے عناوین سے لگایا جاسکتا ہے۔

نمبر1 مجھے بچپن میں کون کون سی کہانیاں پسند آتی تھیں۔

نمبر2 میرے بچپن کے کھیل

نمبر3 میرے بچپن کے کھلونے

نمبر4 میں بچپن میں کن کن باتوں پر ہنسا اور ہنسایا کرتی تھی۔

نمبر5 مجھے بچپن میں کون کون سے کپڑے پہننے کا شوق تھا۔

نمبر6 اپنے بڑے بہن بھائیوں میں سے کون اچھا لگتا تھا۔

نمبر7 میں بچپن میں کن کن باتوں پر روتی تھی۔

نمبر8 میرے بچپن کی یادیں۔

حضور انور نے ان تقاریر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:-

یہ آپ لوگوں کو بے تکلف اردو بولنے کی پریکٹس کروانے کے لئے شروع کیا ہے۔ کوئی مقابلہ نہیں ہے آہستہ آہستہ اس سے انشاء اللہ محاورہ ہو جائے گا۔

فرمایا:-

عبید اللہ علیم کا کلام

محترمہ وجیہہ باجوہ نے عبید اللہ علیم کی غزل ترنم کے ساتھ پیش کی۔

عزیز اتنا ہی رکھو کہ جی سنبھل جائے
اب اس قدر بھی نہ چاہو کہ دم نکل جائے
ملے ہیں یوں تو بہت آؤ اب ملیں یوں بھی
کہ روح گرمیٔ انفاس سے پگھل جائے
محبتوں میں عجب ہے دلوں کو دھڑکا سا
کہ جانے کون کہاں راستہ بدل جائے
زہے وہ دل جو تمنائے تازہ تر میں رہے
خوشا وہ عمر جو خوابوں ہی میں بہل جائے
میں وہ چراغ سر رہ گزار دنیا ہوں
جو اپنی ذات کی تنہائیوں میں جل جائے
ہر ایک لحظہ یہی آرزو یہی حسرت
جو آگ دل میں ہے وہ شعر میں بھی ڈھل جائے

حضور انور نے فرمایا:-

بہت اچھا جزاکم اللہ اچھی پڑھی ہے

بعض اشعار کا مطلب

اردو میں عزیز قریبی رشتہ دار کے لئے استعمال کرتے ہیں مگر جو بڑا ہو عزیز نہیں ہوتا ابا آپ کو عزیز تو ہیں لیکن آپ کے عزیز نہیں آپ اپنے ابا کے عزیز ہیں اگر کوئی اتنا پیار کرے کہ اس پیار سے جان ہی نکل جائے تو اس پیار کا کیا فائدہ عبید اللہ علیم کہتے ہیں پیار کرو اتنا کہ دل سنبھلا رہے یہ نہ ہو کہ میری جان ہی نکل جائے اس پیار کا فائدہ کیا؟

ملے ہیں یوں تو بہت آؤ اب ملیں یوں بھی
کہ روح گرمیٔ انفاس سے پگھل جائے

دل پگھلنا یا روح پگھلنے کا مطلب یہ ہے کہ جذبات کی شدت کے ساتھ جس طرح پانی بہہ جاتا ہے ویسے ہو جائے۔ ملے تو بہت دفعہ ہیں اب اس طرح بھی ملو۔
کہ تمہارے سانسوں کی گرمی سے روح پگھل جائے۔

زہے وہ دل جو تمنائے تازہ تر میں ہے
خوشا وہ عمر جو خوابوں ہی میں بہل جائے

اکثر لوگوں کی عمریں تو خوابوں میں ہی بہلا کرتی ہیں۔ آرزوئیں بلند ہوتی ہیں اور اکثر لوگ یہ اچھی باتیں سوچتے سوچتے ہی سو جایا کرتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ خوابیں بھی اچھی دیکھ لیتے ہیں۔ ہمارے عبید اللہ علیم صاحب نے بالکل سچ کہا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو دنیا کے نہ ملنے کا اتنا غم نہ ہو خوابوں سے وہ دل بہلا لیا کریں۔ اکثر دل خوابوں سے ہی بہلتے ہیں۔

میں وہ چراغ سر رہ گزار دنیا ہوں
جو اپنی ذات کی تنہائیوں میں جل جائے

دنیا کے راستے پر میں وہ چراغ جل رہا ہوں جو رستے پر ہونے کے باوجود تنہا رہتا ہے اور خود اپنی تنہائیوں میں جل رہا ہے۔ وہ شمع وہ روشنی جو لوگوں کو رستہ دکھا رہی ہے سب دنیا گزر رہی ہے وہ تنہا تو نہیں ہوتی۔ مگر اس کے دل کی جلن اپنی ہی ہے۔ وہ بیان نہیں کرتا کسی کے سامنے۔
بہت گہرا خیال ہے کہ میرے دکھ جو ہیں وہ تو میں بیان نہیں کرتا اور اس طرح کہ لوگوں کو رستہ دکھا رہا ہوں اور خود ہی اپنی تنہائیوں میں جلتا ہوں۔

ہر ایک لحظہ یہی آرزو یہی حسرت
جو آگ دل میں ہے وہ شعر میں بھی ڈھل جائے

ہر وقت میرے دل میں یہ حسرت رہتی ہے کہ کاش میرے دل میں جو آگ لگی ہوئی ہے وہ میرے شعر میں بھی آجائے۔

فرمایا۔

یہ حسرت ان کی پوری بھی ہو گئی ان کے شعروں میں بہت آگ ہے دیکھا سارے شعروں میں ایک آگ جل رہی ہے۔

اسی آگ اور اسی تنہائی میں وہ خود بھی جل گئے بے چارے اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے۔

احتیاط

فرمایا۔

جب کھیلیں ہوتی ہیں یا دوڑیں ہوتی ہیں ان میں ڈاکٹر موجود ہوتے ہیں جو مسلز کے اوپر سپرے کر دیتے ہیں جس سے مسلز ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

میراتھن والوں کو کہنا چاہئے کہ ہمیشہ ایسی چیزیں رکھنی چاہئیں اور فوری طور پر علاج ہو۔ موٹے بچے کا مسل Pull تھا حضور انور نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

برف کی ٹکور کر کے دیکھیں اس سے بھی ٹھیک

باقی صفحہ 7 پر

غزل

میری جاں دل کو دکھانے کی تو نہ باتیں کرو
روح پر بجلی گرانے کی تو نہ باتیں کرو

مدتوں سے منتظر ہیں میری بستی کے مکیں
ان کو ڈھارس دو ڈرانے کی تو نہ باتیں کرو

ہجر کے آزار نے برسوں رلایا ہے جنہیں
تم بھی اب انکو رلانے کی تو نہ باتیں کرو

دل کہ جو پہلے ہی زخموں سے ہوا ہے داغ داغ
اس پہ تم چرکے لگانے کی تو نہ باتیں کرو

زندگی تو یوں بھی ہے اک امتحاں در امتحاں
آج تم بھی آزمانے کی تو نہ باتیں کرو

مسکرا کے دو ہمیں بھی مسکرانے کی نوید
اسطرح آنسو بہانے کی تو نہ باتیں کرو

لوٹ آؤ میری دنیا میں بہاروں کو لئے
اک الگ دنیا بسانے کی تو نہ باتیں کرو

جانتی ہوں خوب میں کہ کیا مری اوقات ہے
اور نظروں سے گرانے کی تو نہ باتیں کرو

غیر تو ہے غیر خوش ہو گا مری تکلیف سے
میرے دشمن کو ہنسانے کی تو نہ باتیں کرو

صاحبزادی امتہ القدوس بیگم

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر صاحب

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ضلع سرگودھا کے قصبہ بھیرہ کی سرزمین احمدیت کے حوالے سے بہت ہی زرخیز ثابت ہوئی ہے۔ یہ خطۂ زمین پہلے شاہ پور ضلع میں شامل تھا۔ اس میں جہاں حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول جیسی شخصیت نے جنم لیا جن کو خلافت احمدیہ کی خلعت سے خدا تعالیٰ نے سرفراز کیا وہاں حضرت مسیح موعود کے کئی اور جانثاروں نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب جیسے جلیل القدر رفیق، بلند پایہ عالم دین، منفرد قلمکار، محنتی صحافی اور پرجوش داعی الی اللہ کا تعلق بھی بھیرہ سے تھا۔ حضرت حکیم فضل الرحمان، حضرت مفتی فضل الرحمان بھی بھیرہ کے رہنے والے تھے۔

حضرت مسیح موعود (۔) کے ایک جانثار رفیق اور دین کی خاطر جان، مال اور وقت قربان کرنے والے ایک مجاہد حضرت مولوی حاجی حافظ حکیم فضل دین صاحب بھیروی کا تعلق بھی بھیرہ سے تھا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی کو یادگار خدمات کی توفیق بخشی

ابتدائی حالات

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی کی ولادت کا زمانہ 1840ء کے لگ بھگ کا ہے۔ بھیرہ میں آپ کی الگ بیت الذکر کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ ابتدائی عمر سے ہی آپ کو علم کا شوق تھا۔ جہاں آپ نے قرآن کریم کو حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی وہاں علم طب میں بھی مہارت حاصل کی۔ اس طرح حکیم اور حافظ کے الفاظ آپ کے نام کا حصہ بن گئے۔ آپ کو یہ بھی سعادت حاصل ہے کہ آپ کو بچپن ہی سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی رفاقت نصیب ہوئی جس کی وجہ سے آپ کے اندر بھی علم کا ذوق پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول اپنے جوانی کے زمانے میں اپنے علمی ذوق و شوق کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”حکیم فضل دین صاحب میرے نہایت بچپنے کے دوست ہیں۔ جبکہ ہمارے شہر میں کوہاٹ کے علاقہ سے محمد جی نامی ایک مولوی آکر وعظ کیا کرتے اور ہم بڑے شوق سے ان کا وعظ سننے جایا کرتے۔“

(مرقاۃ الیقین ص 204)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے اس بیان سے ہمیں حضرت حکیم صاحب کے علمی شوق کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ آپ کے علم کا یہ شوق تاحیات آپ کے ساتھ رہا اور قادیان سکونت اختیار کرنے سے قبل آپ بھیرہ میں درس قرآن کریم دیا کرتے تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب آپ کے بارہ میں اخبار البدر قادیان میں بیان کرتے ہیں کہ:۔

ہمیشہ مخلوق کو راہ ہدایت پر لانے میں مصروف رہے۔ بھیرہ میں روزانہ درس قرآن شریف دیا کرتے تھے۔ بالآخر بھیرہ سے ہجرت کر کے قادیان میں ہی سکونت اختیار کی اور یہاں بھی درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔“

(بدر 7۔اپریل 1910ء)

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی جماعت احمدیہ میں ایک عالم کے طور پر ظاہر ہوئے۔ مدرسہ احمدیہ میں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ میں دینیات کے مدرس دوم کے طور پر تعینات کیا گیا۔ اس وقت مدرسہ احمدیہ میں اساتذہ کا انتخاب جماعت کے تبحر علماء میں سے کیا گیا تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دینیات کے مدرس اول مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص 295)

ممتاز رفقاء میں شمار

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی کا شمار حضرت مسیح موعود کے ابتدائی اور ممتاز رفقاء میں ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب انجام آتھم میں اپنے 313 ممتاز رفقاء کا تذکرہ نمبروار کیا ہے۔ اس مقدس فہرست میں حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی کا نمبر23 ہے۔ اسی نمبر میں حضرت صاحب نے حکیم صاحب کی دونوں ازواج کا ذکر بھی کیا ہے۔ آپ کا نام حضرت مسیح موعود نے یوں لکھا ہے۔

”23۔ مولوی حاجی حافظ حکیم فضل دین صاحب مع ہردو زوجہ۔ بھیرہ“

حضرت حکیم صاحب کو حضرت مسیح موعود کی لمبی رفاقت کی سعادت نصیب ہوئی کیونکہ آپ بھیرہ سے ہجرت کر کے قادیان چلے گئے تھے اور آپ نے اپنی بقیہ عمر قادیان میں ہی گزار دی۔

قادیان رہنے کی تلقین

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی جو بھیرہ سے قادیان تشریف لے گئے اور پھر وہیں کے ہی ہو رہے۔ قادیان میں جب آپ کو محسوس ہوا کہ میں کوئی خدمت بجا نہیں لا رہا تو اس خوف سے کہ حضرت مسیح موعود اس فراغت کو برا نہ سمجھتے ہوں آپ نے حضرت مسیح موعود سے بھیرہ واپس جانے کی اجازت طلب فرمائی تاکہ آپ وہاں جاکر درس قرآن کریم کا سلسلہ جاری رکھیں۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول میں یہ واقعہ یوں درج ہے۔

”ایک دن حکیم فضل دین صاحب نے عرض کیا کہ میں یہاں نکما بیٹھا کیا کرتا ہوں۔ حکم ہو تو بھیرہ چلا جاؤں۔ وہاں درس قرآن کریم ہی کروں گا۔ یہاں مجھے بڑی شرم آتی ہے کہ میں آپ کے کسی کام نہیں آتا اور شاید بیکار بیٹھنے میں کوئی معصیت نہ ہو۔“

فرمایا:۔

”آپ کا یہاں بیٹھنا ہی جہاد ہے اور یہ بیکاری ہی بڑا کام ہے۔“

(ملفوظات جلد اول ص 301)

آپ کو فارغ بیٹھنا کس قدر گراں تھا لیکن حضرت مسیح موعود نے حکیم فضل دین صاحب بھیروی کے اخلاص اور ان کے اندر موجود دین کی تڑپ اور مخفی استعدادوں کو پہچان لیا تھا اسی لئے ان کو قادیان رہنے کی تلقین فرمائی۔

مسیح موعود کے اس غلام نے واقعۃً قادیان میں رہ کر عظیم خدمات سرانجام دیں۔ ان خدمات کے تذکرہ سے یہ ثابت ہوگا کہ حکیم صاحب کا وجود جماعت کے لئے کس قدر مفید ثابت ہوا۔

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں حضرت مسیح موعود کی کتب کی اشاعت

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی ایک مالدار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ بھیرہ میں آپ کی جائیداد تھی جو کہ آپ نے جماعت کو ہبہ کر دی اس کا تفصیلی تذکرہ آپ کی مالی قربانی کے تعلق میں آئے گا۔ آپ نے جو عظیم الشان خدمت سرانجام دی جس میں آپ کا کوئی ثانی نہیں وہ مطبع ضیاء الاسلام کا قیام ہے جس کے آپ مالک تھے۔ یہ وہ مطبع ہے جس میں حضرت مسیح موعود کی بیشتر کتب حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی کے زیراہتمام شائع ہوئیں۔ یہ ایک ایسی یادگار خدمت اور سعادت ہے جس کی وجہ سے آپ کا نام تاریخ احمدیت میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جاتا رہے گا۔

مطبع ضیاء الاسلام میں تو آپ نے طباعت کتب کا کام کر کے یادگار جماعتی خدمت کی سعادت پائی اس کے ساتھ ساتھ آپ کو مندرجہ ذیل جماعتی عہدوں پر بھی کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(1) مدرسہ کی ابتدائی حالت میں اس کے سپرنٹنڈنٹ
(2) کتب خانہ حضرت مسیح موعود کے مہتمم
(3) مدرس دینیات مدرسہ احمدیہ
(4) مہتمم لنگرخانہ حضرت مسیح موعود

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار البدر قادیان حضرت حکیم صاحب کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

”مرحوم قادیان میں مختلف دینی خدمات پر مامور رہے۔ مطبع ضیاء الاسلام ایک مدت تک چلایا۔ جس میں اکثر کتب حضرت صاحب چھپائیں مدرسہ کی ابتدائی حالت میں اس کے سپرنٹنڈٹ تھے۔ کتب خانہ حضرت اقدس کے مہتمم رہے۔ حضرت صاحب کی اکثر خدمات میں سرگرمی سے حصہ لیتے تھے اور بالآخر اہتمام لنگرخانہ ان کے سپرد تھا جس کام کو انہوں نے آخری وقت رہائش قادیان تک باوجود علالت طبع کے نہایت محنت اور توجہ سے سرانجام دیا۔“

(البدر 21۔اپریل 1910ء ص15)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضرت مسیح موعود کے حکم پر ایک آریہ دھرمپال کی کتاب ”ترک اسلام“ کے جواب میں کتاب تصنیف فرمائی اس کا نام حضرت مسیح موعود نے ”نورالدین“ تجویز فرمایا تھا۔ اس کتاب کے چھاپنے اور شائع کرنے کا کام حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے قدیمی اور مخلص دوست حکیم فضل دین صاحب بھیروی نے انجام دیا۔

حکیم صاحب کی وفات اور قادیان میں تدفین

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی نے 8۔اپریل 1910ء کو لاہور میں وفات پائی۔ آپ کا جسد خاکی قادیان لایا گیا اور 9۔اپریل کو بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کی مرض الموت اور وفات کے بارہ میں ایڈیٹر اخبار البدر قادیان حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

”مرحوم کئی مہینوں سے سوزش پیشاب اور درد مثانہ سے سخت تکلیف میں تھے برائے تشخیص مرض آپ کو لاہور بھیجا گیا جہاں ڈاکٹروں نے معلوم کیا کہ یہ تکلیف سنگ مثانہ کے سبب ہے۔ چنانچہ پتھری نکالی گئی مگر ضعف تھا اور درد ذات الجنب بھی شروع ہو گیا اور اسی میں وفات پائی۔ جنازہ یہاں لایا گیا اور 9۔اپریل کی صبح کو بعد نماز جنازہ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔ بیماری کی تکالیف کو جس حوصلہ اور استقلال کے ساتھ حکیم صاحب برداشت کرتے تھے وہ انہیں کا کام تھا۔ لوگ دیکھ کر حیران ہوتے تھے۔ آخر بے ہوشی میں آیات قرآنی آپ کی زبان پر جاری تھیں۔ حکیم صاحب موصوف کے معالج ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اپنے خط میں جو حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں آیا ہے تحریر فرماتے ہیں کہ حکیم صاحب ”آخری دم تک رضا بقضاء تھے اور ایک اطمینان یافتہ دل لے کر اللہ کے حضور حاضر ہوئے۔“

حضرت مسیح موعود کے ساتھ گروپ فوٹو میں شمولیت

حضرت مسیح موعود کے ساتھ گروپ فوٹو میں شمولیت یقیناً ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ یہ خوش نصیبی چند لوگوں کے حصہ میں ہی آئی۔

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی جو حضرت مسیح موعود کے قدیم رفقاء میں شامل تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ان کا شمار ان چند رفقاء میں ہوتا ہے جو کہ گروپ فوٹوز میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ شامل ہوئے۔

حضرت مسیح موعود کے اپنے رفقاء کے ساتھ چھ گروپ فوٹوز ہیں۔ چار گروپس میں حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی کو شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے علاوہ یہ اعزاز کسی اور کو حاصل نہیں کہ اس قدر گروپ فوٹوز میں کسی رفیق مسیح موعود کو شمولیت کا موقع ملا ہو۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

یہ چند رفقاء تاقیامت مسیح الزمان کی معیت کے تصویری گواہ بن گئے ہیں اور حضرت مسیح موعود کی صداقت اور آپ کی رفاقت کے زندہ گواہ کے طور پر ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔

جون 1899ء کی تصویر میں جو گروپ کی صورت میں ہے اس میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ آپ کے تینوں پسران کے علاوہ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاول تشریف فرما ہیں وہاں حکیم فضل دین صاحب بھیروی، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی، موجد رسالہ یسرنا القرآن حضرت پیر منظور محمد صاحب مفتی فضل الرحمان صاحب، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی، حضرت مولانا شیر علی صاحب، حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی بھی دوسرے رفقاء کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔

اب حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی کی سیرت کے چند نمایاں پہلو پیش ہیں:۔

آپ کا عشق قرآن

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو آپ کا قرآن شریف کے ساتھ عشق ہے۔ اس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ آپ نے قرآن شریف کو حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بھیرہ میں آپ درس قرآن دیا کرتے تھے۔ قادیان میں بھی آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کے عشق قرآن کا یہ عالم تھا کہ حالت نزع میں بھی آپ کی زبان پر قرآن کریم کی آیات کا ورد جاری تھا۔

بچپن سے آپ کی حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے دوستی تھی جو خود ایک سچے عاشق قرآن تھے۔ حضرت حکیم فضل دین صاحب نے حضرت مسیح موعود سے اجازت طلب فرمائی تھی کہ اگر حکم ہو تو قادیان سے بھیرہ چلا جاؤں اور وہاں جاکر درس قرآن کریم دیا کروں گا۔ آپ کی یہ بات قرآن کریم سے عشق و محبت پر دلالت کرتی ہے۔

آپ بھیرہ میں روزانہ درس قرآن کریم دیا کرتے تھے بالآخر بھیرہ سے ہجرت کرکے قادیان میں ہی سکونت اختیار کی اور یہاں بھی درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ مدرسہ احمدیہ میں آپ مدرس دینیات کے طور پر تعینات کئے گئے۔

یہ تمام حالات وواقعات آپ کے قرآن شریف کے ساتھ کمال درجہ عشق پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ جس طرح آپ کے قدیمی دوست حضرت خلیفۃ المسیح الاول ایک سچے عاشق قرآن تھے اس خوبی سے حکیم صاحب کو بھی وافر حصہ ملا تھا۔

مالی قربانی

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی کا شمار حضرت مسیح موعود کے ان رفقاء میں ہوتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے دولت سے نوازا تھا اور ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنا مال خرچ کرنے کی بھی توفیق بخشی۔ حضرت مسیح موعود کو اشاعت دین کے لئے باقاعدگی کے ساتھ چندہ بھجوانے والوں میں حضرت حکیم صاحب کا شمار ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں ان چند رفقاء عظام کا ذکر کیا ہے جو حضرت اقدس کو ماہانہ باقاعدگی کے ساتھ چندہ ارسال کیا کرتے تھے وہاں حضرت حکیم صاحب کا نام نمبر گیارہ پر چندہ کے ساتھ درج کیا اور محبت کے اظہار کے لئے آپ نے حکیم صاحب کے نام سے پہلے "اخویم" یعنی ہمارے بھائی کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی کتاب ازالہ اوہام کی اشاعت کے لئے بھی حضرت حکیم صاحب نے 200 روپے ارسال کئے۔ یہ رقم اس زمانے کے لحاظ سے بہت خطیر تھی اور یقیناً ایک عظیم مالی قربانی تھی۔ اس لحاظ سے آپ کا نام تاقیامت زندہ رہے گا کیونکہ آپ کی مالی قربانی کا تذکرہ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں فرمایا ہے۔

حضرت حکیم فضل دین صاحب نے بھیرہ میں موجود اپنی تمام تر جائیداد اللہ کی راہ میں پیش کر دی اور اس کی رجسٹری صدر انجمن احمدیہ کے نام اپنی زندگی میں ہی کر دی تھی۔ اس بارہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"بھیرہ میں جس قدر جائیداد اپنی بنائی ہوئی تھی جس میں ایک شاندار حویلی شہر میں ہے اور باہر ایک قطعہ زمین اور ایک کنواں ہے۔ ہزارہا روپیہ کی جائیداد سب اپنی وصیت میں صدر انجمن کو ہبہ کر دیں اور اپنی زندگی میں ہبہ نامہ رجسٹری کروادیا۔

آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے عشق میں سرشار ہوکر اور اپنے وطن کو چھوڑ کر آستانہ عالیہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں اپنی ساری عمر گزار دی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے دوستی

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو آپ کی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ساتھ بچپن سے دوستی ہے آپ حضرت صاحب کے ساتھ کمال درجہ کا اخلاص اور فرمانبرداری کا تعلق رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی سیرت میں ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سیرت کا عکس نظر آتا ہے۔ اور آپ نے یقیناً اس دوستی کی لاج رکھی کیونکہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ اخلاص کا تعلق، مالی قربانی میں پیش پیش ہونا، قرآن کریم کے ساتھ عشق، اور وقف کی روح کے ساتھ ساری عمر خدمت دین میں قادیان میں گزا ری یہ وہ خوبیاں ہیں جو آپ کے حقیقی دوست حضرت خلیفۃ المسیح الاول میں تھیں اور ان کی واضح جھلک ہمیں حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی میں دکھائی دیتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے متعدد بار اپنی سوانح عمری مرقاۃ الیقین میں اپنے پیارے اور مخلص دوست حضرت حکیم فضل دین صاحب کا ذکر کیا ہے۔ ایک واقعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول بیان کرتے ہیں کہ:۔

"حکیم فضل دین صاحب نے میری کسی بیماری میں گھبرا کر حضرت صاحب (مسیح موعود) کو لکھ دیا (کہ) بیمار ہیں حضرت صاحب بے تاب ہو کر میرے پاس جموں تشریف لے گئے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا حکیم صاحب کے بارہ میں ذکر خیر

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی نے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بچپن کے دوست تھے انہوں نے اس دوستی کو خوب نبھایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بھی حضرت حکیم صاحب کے ساتھ اپنی دوستی، ان کے اخلاص اور محبت کا تذکرہ فرمایا ہے۔

حضرت حکیم صاحب کی وفات کا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو بہت دکھ ہوا آپ نے حکیم صاحب کی وفات کے بعد ایک دوست کے خط میں لکھوایا کہ:۔

"حکیم صاحب موصوف جان ومال سے ہمیشہ مجھ پر قربان رہے۔ مجھے ان کی جدائی کی بہت تکلیف ہے۔ میں ان کے لئے دست بدعا ہوں اور دوستوں کو تاکید کرتا ہوں کہ ان کے لئے دست بدعا ہوں۔"

ایک دوسری جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت حکیم صاحب کے بارہ میں لکھتے ہیں۔

"ایک میرے مکرم دوست اللھم اغفرلہ وارحمہ جو میری آسائش کو بہت ضروری سمجھتے تھے، حکیم فضل دین ان کا نام تھا اور قسم قسم کی امدادوں میں وہ لگے رہتے تھے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ان واقعات اور بیانات سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حکیم صاحب خلیفۃ المسیح الاول سے کس قدر پیار، محبت اور اخلاص کا تعلق رکھتے تھے اور اس کا اظہار حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا ہے۔

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی کی سیرت کا خلاصہ حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں پیش ہے۔

حضرت مسیح موعود کا حکیم صاحب کو خراج تحسین

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں اپنے چند مخلص اور ممتاز مریدوں کا تذکرہ نام لے کر کیا ہے جو اشاعت دین کے کام میں اپنی جان اور مال کی قربانیاں مسیح موعود کی تحریک پر کر رہے تھے خصوصاً وہ رفقاء جو باقاعدگی کے ساتھ حضرت صاحب کو اشاعت دین کے لئے چندہ ارسال کرتے تھے۔ ان مخلصین میں اول نمبر پر حضرت اقدس نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ذکر فرمایا ہے۔ اور دوسرے نمبر پر حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی کا تذکرہ کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود حکیم صاحب کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

"حبی فی اللہ حکیم فضل دین صاحب بھیروی۔ حکیم صاحب اخویم مولوی حکیم نور دین صاحب کے دوستوں میں سے اور ان کے رنگ اخلاق سے رنگین اور بہت بااخلاص آدمی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ان کو اللہ اور رسول سے سچی محبت ہے اور اسی وجہ سے وہ اس عاجز کو خادم دین دیکھ کر حب للہ کی شرط کو بجالا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں دین کی حقانیت پھیلانے میں اسی عشق کا وافر حصہ ملا ہے جو تقسیم ازلی سے میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نور دین صاحب کو دیا گیا ہے۔ وہ اس سلسلہ کے دینی اخراجات کو بنظر غور دیکھ کر ہمیشہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ چندہ کی صورت پر کوئی احسن انتظام ہو جائے۔ چنانچہ رسالہ فتح اسلام میں جس میں مصارف دینیہ کی پنج شاخوں کا بیان ہے انہیں کی تحریک اور مشورہ سے لکھا گیا تھا۔ ان کی فراست نہایت صحیح ہے وہ بات کی تہہ تک پہنچتے ہیں اور ان کا خیال ظنون فاسدہ سے مصفّٰی اور مزکّٰی ہے۔ رسالہ ازالہ اوہام کے طبع کے ایام میں دو سو روپیہ ان کی طرف سے پہنچا اور ان کے گھر کے آدمی بھی ان کے اس اخلاص سے متاثر ہیں اور وہ بھی اپنے کئی زیورات اس راہ میں محض للہ خرچ کر چکے ہیں۔

بارگاہ احدیت کے جاں نثار

وہ بارگاہ احدیت کے جاں نثار جن کو تاریکی کے فرزند ابدی زندگی کا جام پلانے سے قاصر رہے ان کی زندگیاں تو لحہ لحہ عذاب تھیں۔ مار پیٹ اور جسمانی مظالم کا ایک بازار گرم تھا جس میں ان کے جسم اور عزتیں بلاخوف وخطر پامال کی جارہی تھیں۔ مگر ان پر پڑنے والی ہر ضرب ان کے بلند روحانی مقامات کے بگل بجا رہی تھی۔

اس تشدد اور ظلم سے معزز گھرانوں کے مسلمان بھی محفوظ نہ تھے۔ اس لئے حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف اور دوسرے صحابہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں ایک دفعہ عرض کیا تھا کہ

یا رسولؐ اللہ جب ہم مشرک تھے تو معزز تھے اور کوئی شخص ہماری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ مگر مسلمان ہو کر ہم کمزور اور ناتواں ہوگئے ہیں۔

(سنن نسائی کتاب الجہاد باب وجوب الجہاد)

ان لوگوں نے بظاہر دنیا کی ذلت قبول کرلی مگر سچائی کا دامن نہیں چھوڑا اور ابدالآباد تک ایک ایسی عزت حاصل کی ہے جس پر کبھی فنا نہیں آئے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ ہدایت اللہ ہادی صاحب

جماعت احمدیہ کینیڈا کا 23واں جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا 23واں جلسہ سالانہ 2 جولائی بروز جمعۃ المبارک شروع ہو کر 4 جولائی بروز اتوار اختتام پذیر ہوا جس میں کینیڈا کے دور دراز شہروں کے علاوہ بیرون ملک اور امریکہ کی مختلف ریاستوں سے چھ ہزار سے زائد احباب جماعت نے شرکت کی۔ شدید گرمی کے باوجود اس سہ روزہ جلسہ سالانہ کے چاروں اجلاس بہت کامیاب رہے۔

مکرم نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے خطبہ جمعہ میں توبہ اور استغفار کے مضمون پر نہایت ایمان افروز روشنی ڈالی اور آپ نے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کے ایام کو ذکر الٰہی کی مجلس بنانے کی تلقین فرمائی۔ پہلے اجلاس میں مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ نے "انسانی حقوق" نو احمدی مکرم نصیر احمد مہاراج نے "داعی الی اللہ کی زندگی" اور مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمان صاحب نے "قرآن کریم کا متن اور اس کی تصدیق" کے موضوعات پر انگریزی میں تقاریر کیں۔

شام کے وقت سوال و جواب کی ایک دلچسپ مجلس منعقد ہوئی۔

دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی تمام تقاریر اردو میں تھیں۔ اجلاس میں مکرم محمد اشرف عارف صاحب مربی سلسلہ نے "حضرت مسیح موعود اپنے آقا کے نقش قدم پر" مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے "حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی قربانی" اور مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب نے "آنحضرت ﷺ کی حیات مقدسہ" کے دلنواز پہلوؤں پر پُر معارف تقاریر کیں۔

اسی روز تیسرے اجلاس میں جلسہ سالانہ کی روایات اور حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشاد کے مطابق جلسہ سالانہ کے موقع پر دوران سال ہیں وفات پانے والے احباب جماعت کے لئے دعائے مغفرت کا اعلان کیا گیا۔

اس اعلان کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے "ایک داعی الی اللہ کی خصوصیات" مکرم پیر وحید الدین صاحب نے "عقل اور مذہب میں ٹکراؤ" مکرم محمد عدنان ورک صاحب نے "مغربی میڈیا میں اسلام کا تصور" اور مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز' امیر جماعت احمدیہ یو۔کے "بدی اور ابتلاء کے بارہ میں دینی نظریہ" کے موضوعات پر نہایت عالمانہ تقاریر کیں۔

نماز مغرب اور عشاء سے قبل حسب دستور نکاحوں کے اعلان ہوئے۔ اس بابرکت تقریب میں محترمہ سعدیہ بشریٰ پروین چوہدری صاحبہ اور ہمارے محترم امیر صاحب کی دختر محترمہ سعدیہ مہدی صاحبہ کے نکاحوں کا اعلان مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے کیا۔

اتوار کے روز آخری اجلاس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت لوگوں کی کثیر تعداد بھی شامل تھی جن میں وکلاء' پروفیسر' تاجر' صحافی اور سیاست دان شریک تھے۔ اس اجلاس میں کینیڈین احمدی مکرم عطاء الواحد صاحب نے "دین میں عفت کا تصور" اور مکرم ڈاکٹر سید وسیم احمد صاحب نے "احمدیت کا مستقبل" کے موضوعات پر نہایت عالمانہ تقاریر کیں۔ ان تقاریر کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کی علم انعامی کی تقریب ہوئی۔ علم انعامی کے بعد وفاقی' صوبائی وزراء' ممبران پارلیمنٹ اور مقامی میئرز نے حاضرین سے خطاب کیا اور جلسہ سالانہ کی کامیابی پر مبارکباد دی اور کینیڈا کے وزیر اعظم' وزیر اعلیٰ انٹاریو اور ٹورانٹو کے میئر کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔

معزز مہمانوں کے خطاب کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے مسی ساگا (بیت الذکر) کے لئے احباب و خواتین اور بچوں کی بے مثال قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔

مستورات کے جلسہ گاہ میں تین اجلاس ہوئے اور ان میں مختلف موضوعات پر اردو اور انگریزی تقاریر ہوئیں۔ پہلے اجلاس میں محترمہ جمیلہ سعدیہ صاحبہ اور محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ نے آنحضرت ﷺ مربی اعظم کے موضوع پر تقاریر کیں۔ محترمہ سعدیہ مہدی صاحبہ نے دینی اقدار عورتوں کے حقوق کی ضامن ہیں کے موضوع پر انگریزی میں خطاب کیا۔ محترمہ نوشین بٹ صاحبہ نے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

دوسرے اجلاس میں محترمہ مریم شاہد صاحبہ اور محترمہ نصرت مرزا صاحبہ نے سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ' محترمہ نادیہ خان صاحبہ اور محترمہ امتہ السلام صاحبہ نے صداقت حضرت مسیح موعود' محترمہ راشدہ سیال صاحبہ اور محترمہ عطیہ شریف صاحبہ نے اطاعت کی اہمیت کے موضوع پر تقاریر کیں۔

تیسرے اجلاس میں محترمہ مبارکہ میاں نے حضور انور کی تازہ ترین کتاب کا اجمالی تعارف بیان کیا۔ محترمہ زیبا نورین خان صاحبہ نے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ محترمہ ماہ جبین خان' محترمہ وحیدہ مرزا صاحبہ نے اگلی صدی میں ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقاریر کیں۔

محترمہ امتہ الرفیق طاہرہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے اپنے اختتامی خطاب میں عورتوں میں قناعت کی ضرورت کے موضوع پر پُر مغز تقریر کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ میں چھ ہزار سے زائد احباب و خواتین نے شرکت کی اور مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز امیر جماعت احمدیہ یو۔کے کی پر سوز اجتماعی دعا کے ساتھ یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

عمر حیات صاحب

محترم حکیم محمد صدیق صاحب

میرے پیارے ابا جان مکرم حکیم محمد صدیق صاحب 31۔ جنوری 99ء کی صبح فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ابا بوجہ برین ہیمبرج اور رفالج ایک ہفتہ قبل ہسپتال میں داخل ہوئے تھے۔ ابا نے حکمت کی تعلیم اپنے والد مکرم حکیم اللہ دتہ صاحب شاہ پوری رفیق حضرت مسیح موعود سے حاصل کی۔ بعد میں حکیم کا سرکاری امتحان بھی پاس کیا۔ مریضوں کو دوا اور مشورہ بھی دیتے مگر اس فن کو کبھی پیشہ نہ بنایا۔ ابا جان نے محکمہ ریلوے میں ملازمت قادیان سے شروع کی۔ اور اپنا آبائی گاؤں شاہ پور چھوڑ کر قادیان میں ہی آباد ہو گئے۔ اور اس خوش بختی کا اظہار اس طرح کرتے کہ اللہ نے ہمیں احمدیت عطا فرمائی۔ مرکز میں رہائش عطا کی اور سرکاری خرچ پر کی۔ اس زمانے کی ایمان افروز اور سہانی یادیں اکثر تازہ کرتے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پارسل وغیرہ خود حضور تک پہنچانے جاتے۔ ان خدمات اور ان کے بدلے حضور کی نوازشات کا بڑے فخر سے ذکر کیا کرتے۔ قادیان میں ہی اپنے چھوٹے بھائی حکیم محمد ابراہیم صاحب سابق مربی مشرقی افریقہ کو تعلیم دلائی اور ان کی زندگی وقف کرائی۔ پاکستان بننے پر ابا بسلسلہ ملازمت لاہور میں متعین ہوئے لیکن ہر ماہ ایک یا دو جمعے ربوہ میں پڑھنا ان کا معمول تھا۔ اور جب بھی ربوہ آتے تو ربوہ کی سرزمین شروع ہونے سے سٹیشن پر اترنے تک ابراہیمی دعائیں بلند آواز سے پڑھتے رہتے تعمیر ربوہ کے ابتدائی ایام میں ابا نے پیپل کے دو پودے لاہور سے لا کر خود اپنے ہاتھوں سے لگائے۔

. مزید براں لاہور میں لاکھوں کی نہایت باموقعہ جائیداد چھوڑ کر فیکٹری ایریا ربوہ میں گھر تعمیر کیا۔ اور تعمیر کے تمام عرصہ میں ابا خود مزدور کی طرح کام کرتے رہے۔ ابا جان کی زندگی انتہائی سادہ بے تکلف اور نمائش سے بالکل پاک تھی۔ دیگر جماعتی چندہ جات کے علاوہ تحریک جدید کا چندہ زیادہ شوق سے ادا کرتے۔ اور تحریک جدید کے پانچ ہزار ابتدائی مجاہدین میں شامل تھے۔ بہت خراب اور کمزور صحت کے باوجود خلافت سے محبت 1988ء میں آپ کو لندن لے گئی۔ اس کے علاوہ 1991ء میں صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی سعادت بھی حاصل کی۔ ابا نے قادیان اور ربوہ کا جلسہ سالانہ زندگی بھر کبھی نہ چھوڑا اور ربوہ میں جلسہ نہ ہونے کا ان کو بہت قلق ہوتا۔ صبح کی تلاوت بھی بہت خوش الحانی سے کرتے۔ ابا 89 سال کی عمر میں بھی عینک کے بغیر بخوبی پڑھ لیتے تھے۔ درثمین کی کئی نظمیں اور حضور کی کتب کے طویل اقتباس زبانی یاد تھے۔ اور اکثر ورد زبان رہتے۔ علم اور تعلیم کے بہت قدر دان تھے اور اولاد در اولاد کی تعلیم کے لئے بھی کوشاں رہتے۔ عمر بھر عمل محنت اور جدوجہد ان کا شعار رہا۔ خود تکلیف اٹھا کر بھی دوسروں کی مدد کرتے۔ صبر و رضا اور سادگی ان کے نمایاں اوصاف تھے۔ زندگی کے آخری چار سال ابا چلنے پھرنے سے معذور رہے۔ وفات سے پندرہ سال قبل ان کا بہت قابل اور نوجوان بیٹا محمد انور بس کے حادثے میں اچانک فوت ہو گیا۔ اس امتحان کے موقع پر ابا نے صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ آخری عمر کے ان صدمات کو حوصلے اور خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ وفات سے قبل اپنا کفن اور صندوق خود خرید لیا تھا۔ اور ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اور اس کی رضا پر راضی رہتے ہوئے اس کے حضور حاضر ہو گئے اور ہم دو بہن بھائی ان کی چھاؤں سے اور ان کی دعاؤں سے محروم ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کی صرف نیکیوں پر نظر فرمائے اور ان کی کمزوریوں سے صرفِ نظر فرمائے۔ اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پہلا سالانہ اجتماع واقفین نو حلقہ غربی اسلام آباد

○ مورخہ 11۔ جولائی 99ء بروز اتوار واقفین نو حلقہ غربی اسلام آباد کا پہلا سالانہ اجتماع بیت الذکر اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب جنرل سیکرٹری نے امیر صاحب ضلع کے نمائندہ کے طور پر اجتماع کا افتتاح فرمایا اس کے بعد مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے واقفین نو اور ان کے والدین سے خطاب فرمایا بعد ازاں پروگرام کے مطابق علمی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا اختتامی تقریب میں مکرم نوید احمد سعید صاحب مربی سلسلہ نمائندہ وکالت وقف نو نے شرکت کی واقفین نو کا جائزہ لیا اور والدین کو ان کی تربیت کے بارہ میں نصائح کیں اس کے بعد کامیاب واقفین نو میں مرکزی نمائندہ نے انعامات تقسیم کئے اس اجتماع میں 46 واقفین نو 34 والدین اور 10 دیگر احباب نے شرکت کی۔ اس اجتماع کے انعقاد میں مکرم سید نادر سیدین سیکرٹری وقف نو حلقہ غربی اور سب سیکٹرز کی نگران اور ٹیچرز مکرمہ خالدہ اقبال صاحبہ مکرمہ ساجدہ ایوب صاحبہ مکرمہ سیدہ لبنیٰ نادر صاحبہ مکرمہ ساجدہ انصار صاحبہ مکرمہ طیبہ خاکی صاحبہ اور مکرمہ شگفتہ عزیز صاحبہ نے بہت محنت سے کام کیا فجزاہم اللہ تعالیٰ اجتماع خدا کے فضل سے بہت ہی کامیاب رہا۔ آخر پر کلوا جمیعا کا پروگرام منعقد ہوا جس میں تمام حاضرین نے شرکت کی۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رموز کائنات

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

ہیلی کاپٹر - اڑتی ہوئی ایمبولینس

جہاں ایک ہوائی جہاز کی خوبیوں میں اس کا تیز رفتار ہونا اور اونچی پرواز کے قابل ہونا ہے وہاں ایک ہیلی کاپٹر کا اس کے بالکل برعکس کم رفتار پر اڑنے کے قابل ہونا اور نہایت نیچی پرواز کی صلاحیت ہے۔ جہاز ایک خاص کم سے کم رفتار یعنی 300 میل فی گھنٹہ سے کم پر آنے کی کوشش کرے تو گر جائے کیونکہ یہ اس کی تیز رفتار ہی ہے جو ہوا کے تیزی سے اس کے پروں کے نیچے سے گذرنے کے نتیجہ میں اسے Lift مہیا کرتی ہے اور زمین کی کشش ثقل کو زیر کرتی ہوئی اسے اوپر اڑاتی ہے۔ جہاز کے پر چونکہ ساکن ہوتے ہیں اور اس کی Thrust یعنی آگے بڑھنے کی طاقت اس کے آگے لگے ہوئے پنکھے یا جیٹ مہیا کرتے ہیں اس لئے اس کے پروں کی صرف یہ اہمیت ہے کہ اپنا سامنے کا زاویہ جسے Angle of Attack کہتے ہیں کچھ اوپر اٹھا کر ہوا میں اوپر جاتا ہے اور زاویہ نیچے کی طرف جھکا کر نیچے آتا ہے۔ بہر حال ہوائی جہاز کو اڑنے کے لئے ایک کم از کم سپیڈ کو بہر حال قائم رکھنا پڑتا ہے۔ لیکن اکثر و بیشتر ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے کہ نہایت نیچی پرواز پر اور نہایت کم رفتار پر آئے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ بعض اوقات ہوا میں ایک جگہ ٹھہر کر کام کرنا ناگزیر ہوتا ہے اور پھر نہایت محدود جگہ پر اترنا اور بغیر جہاز کی طرح رن وے پر دوڑنے کے فضا میں ایک ہی جگہ سے بلند ہو جانا۔ پھر بغیر چکر لگا کر مڑنے کے ایک ہی حالت میں رہتے ہوئے آگے پیچھے اور دائیں بائیں گویا ہر طرف کو بغیر رخ بدلنے کے حرکت کر جانا۔ یہ سب ہوائی جہاز کے لئے ممکن نہیں جبکہ ہیلی کاپٹر یہ سب کرتب بڑی آسانی سے کر لیتا ہے۔ لہٰذا لمبے فاصلوں اور تیز سپیڈ کے کاموں میں ہوائی جہاز کو ہیلی کاپٹر پر فوقیت حاصل ہے جبکہ کم رفتار اور محدود جگہوں میں ہیلی کاپٹر ہر لحاظ سے ہوائی جہاز پر برتری کا حامل ہے۔

ہیلی کاپٹر کے فوائد

1- مصیبت میں پھنسے ہوئے لوگوں کی جان بچانا:- ہزاروں لاکھوں لوگوں کی جانوں کو ہیلی کاپٹرز کے ذریعے بچایا جا چکا ہے۔ مثلاً جلتی ہوئی عمارات۔ ڈوبتے ہوئے جہاز اور کشتیاں۔ سیلاب میں گھرے ہوئے لوگ۔ اونچے پہاڑوں پر پھنسے ہوئے کوہ پیما۔ کسی ہوائی جہاز یا بس یا ریل کے حادثہ کے وقت بطور اڑنے والی ایمبولینس۔ سیلاب۔ طوفان۔ آگ یا زلزلہ کے دوران کسی ایسی جگہ پہنچنے کے لئے جہاں کسی زمینی راستہ سے پہنچنا ممکن نہ ہو۔ ان تمام حالات میں ہیلی کاپٹر گویا زندگی بچانے والے فرشتے بن جاتے ہیں اور لوگوں کو محفوظ مقامات تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ وقتی طور پر پھنسے ہوئے لوگوں کو خوراک اور دوائیاں بھی پہنچاتے ہیں۔ اور تو اور کسی ڈوبتے ہوئے جہاز میں موجود لوگوں کو یا کسی جلتی ہوئی عمارت میں سے یا کسی اونچی جگہ پر پھنسے ہوئے شخص کو جہاں اور کسی ذریعہ سے مدد کرنا ممکن نہیں۔ ہیلی کاپٹر سے رسی لٹکا کر اس کی مدد سے بے شمار لوگوں کی جان بچائی جا چکی ہے۔

2- فضائی جائزہ لینے کے لئے:- ملک کی سرحدوں کی دیکھ بھال۔ سمگلروں اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث لوگوں کی نگرانی۔ رش والے علاقوں میں سڑکوں پر ٹریفک کی نگرانی کرنا اور حادثات کی جگہوں کی بروقت نشان دہی۔ دور دراز علاقوں کے واقعات سے متعلق خبروں کی ترسیل۔ تیل اور گیس کی پائپوں۔ ریلوے لائنوں۔ تاروں کے نظام کی دیکھ بھال۔ جنگلی حیات کی دیکھ بھال اور گنتی الغرض بے شمار مختلف صورتوں میں ہیلی کاپٹر تمام ملک کے وسیع و عریض علاقے کی فضائی نگرانی کر سکتے ہیں۔

3- آمد و رفت کی سہولت:- ایک مکان کی چھت پر اتر آنے اور وہیں سے پرواز کر جانے کی صلاحیت کی وجہ سے ہیلی کاپٹر مصروف لوگوں اور ذمہ دار شخصیتوں کے لئے ایک نعمت سے کم نہیں۔ اس طرح ساحل سمندر سے دور گہرے پانیوں میں تیل کے کنوؤں پر کام کرنے والے لوگوں کا ساحل سے واحد مواصلاتی ذریعہ ہیلی کاپٹر ہی ہے جس کے ذریعہ ہر قسم کی ضرورت کی اشیاء انہیں اپنے کام کرنے کی جگہ پر پہنچائی جاتی ہیں۔ ایسے بڑے سائز اور وزن کے سامان جو ٹرک۔ ریل گاڑی وغیرہ سے نہ لیجائے جا سکتے ہوں ہیلی کاپٹر کی مدد سے نیچے لٹکتی ہوئی زنجیر سے باندھ کر لیجائے جاتے ہیں۔ طاقتور ہیلی کاپٹر بطور اڑنے والی کرین کے بڑی بڑی بھاری اشیاء جیسے ائر کنڈیشنر۔ ٹرانسمشن ٹاور۔ پلوں کے حصے اور بجری وغیرہ اونچی اونچی عمارتوں پر رکھنے کے کام آتے ہیں جہاں اور کسی ذریعہ سے یہ کام ممکن نہیں ہیں۔

4- زرعی اور جنگلاتی کاموں کے لئے:- بڑے بڑے زرعی رقبہ جات پر بیج ڈالنے اور کھاد اور دوائیوں کے سپرے کرنے کے لئے ہیلی کاپٹر استعمال ہوتے ہیں۔ اس طرح وسیع جنگلات کے اندرونی حصوں میں کارکنان کو لانے لے جانے کے لئے سڑکوں کی تعمیر کی بجائے بہت سے ملکوں میں ہیلی کاپٹر کو ترجیح دی جاتی ہے۔ ٹڈی دل کو تلف کرنے اور آگ بجھانے میں ہیلی کاپٹر بہت کام آتے ہیں۔

5- فوجی مقاصد کے لئے:- فوجیوں کو لانے لیجانے کے لئے گولہ بارود اور ہتھیاروں کی سپلائی۔ اہم اور نازک جگہوں پر جیپیں۔ توپیں اور ٹینک پہنچانے کے لئے۔ دشمن کی فوجوں اور جہازوں کی آمد و رفت کا جائزہ لینے کے لئے۔ آبدوزوں کا پتہ لگانے کے لئے اور ان پر گہرائی میں وار کرنے والے میزائیل اور تارپیڈو فائر کرنے کے لئے۔ دشمن کے ٹینکوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے بم۔ توپوں مشین گنوں اور میزائلوں کا استعمال۔ الغرض کون سا کام ہے جو ہیلی کاپٹر سر انجام نہیں دے سکتے۔ یہ سب اس کی محدود جگہ میں نقل و حرکت کرنے اور بھاری سامان اٹھا سکنے کی صلاحیت کی وجہ سے ہے۔ 28 ٹن وزن کا ہیلی کاپٹر آسانی سے 20 ٹن بوجھ اٹھا کر لے جاتا ہے۔

ہیلی کاپٹر کیسے اڑتا ہے

ہیلی کاپٹر کے بڑے بڑے طاقتور پر گھڑی کی سوئیوں کی مخالف سمت میں گھومتے ہیں (Anti Clock Wise) پروں کی بناوٹ جہاز کے پروں کی طرح اس طرح ہوتی ہے کہ ان کا اوپر کا حصہ گولائی کی شکل میں ابھرا ہوا ہوتا ہے جبکہ نچلا حصہ بالکل سیدھا چپٹا ہوتا ہے۔ اوپر کے حصہ کا رقبہ گولائی کی وجہ سے نچلے حصہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ جب پر گھومتا ہوا ہوا میں سے گذرتا ہے تو ہوا کو پر کے اوپر کے حصہ میں زیادہ فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے بہ نسبت نچلے حصہ کے۔ لہٰذا اوپر کے حصہ پر ہوا کی رفتار نچلے حصہ کی نسبت تیز ہوتی ہے۔ سائنس کے اس اصول کے تحت کہ کسی جگہ پر ہوا یا محلول کی رفتار بڑھ جانے سے اس جگہ ہوا یا محلول کا پریشر کم ہو جائے گا پر کی اوپر کی سطح پر ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نچلے حصہ کا زیادہ دباؤ پر کو اوپر اٹھاتا ہے اور اس طرح ہوائی جہاز یا ہیلی کاپٹر ہوا میں بلند ہوتا ہے۔ ہوائی جہاز کے پر ایک جگہ پر فٹ ہونے کی وجہ سے اس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن ہیلی کاپٹر کے پر چونکہ تیز گھومتے ہیں جس کے رد عمل کے طور پر ایسی قوت پیدا ہوتی ہے جو ہیلی کاپٹر کو پروں کے الٹی طرف کو گھومنے پر مجبور کرتی ہے یعنی Clock Wise اس گردش کو ختم کرنے کے لئے ہیلی کاپٹر کی دم پر ایک چھوٹا پر لگا ہوا ہوتا ہے جو Clockwise یعنی پروں کے مخالف رخ پر گھومتا ہے اور یوں ہیلی کاپٹر اپنی جگہ پر قائم ہو جاتا ہے۔ بعض ہیلی کاپٹروں میں پچھلے چھوٹے پروں کی بجائے بڑے پروں کے ہی دو سیٹ ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے مخالف سمت میں گھومتے ہیں اور یوں ہیلی کاپٹر خود گھومنے سے محفوظ رہتا ہے۔

ہیلی کاپٹر کا رخ بدلنا

ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کے پاس تین مختلف کنٹرول لیور ہوتے ہیں۔ ایک لیور Lever ہیلی کاپٹر کو اوپر بلند کرتا یا نیچے لاتا یا ایک جگہ پر کھڑا کرتا ہے۔ یہ پائلٹ کے بائیں ہاتھ پر ہوتا ہے۔ لیور کو اوپر کی طرف اٹھانے سے پر کے تینوں بلیڈز Blades کا زاویہ اوپر کی طرف ہو جاتا ہے اور ہوا پر کے نیچے اور زیادہ پریشر پیدا کرتی ہے جس سے ہیلی کاپٹر اوپر کی طرف بلند ہوتا ہے۔ لیور نیچے کرنے سے ہیلی کاپٹر نیچے آتا ہے اور درمیان میں ایک جگہ رکھنے سے ہیلی کاپٹر ہوا میں ایک ہی جگہ معلق ہو جاتا ہے کیونکہ اس مقام پر اس کی اوپر اٹھنے کی Lift اور نیچے لے جانے والی زمین کی Gravity برابر ہوتی ہیں۔ ہیلی کاپٹر کا دوسرا لیور جسے کنٹرول کالم کہا جاتا ہے ہیلی کاپٹر کو دائیں بائیں یا آگے پیچھے لے کر جاتا ہے اس کا رخ بدلے بغیر جس طرف کو لیور کو دبائیں گے ہیلی کاپٹر اس رخ پر حرکت کرے گا۔ اور تیسرا لیور ہیلی کاپٹر کے پچھلے دم پر لگے چھوٹے پروں کے زاویہ کو تبدیل کر کے ہیلی کاپٹر کے رخ کو متعین کرتا ہے یعنی اس کا منہ کس طرف کو ہو گا۔

ہیلی کاپٹر کی رفتار

اگرچہ ہیلی کاپٹر میں ہوائی جہاز کی طرح بے اندازہ طاقت ہوتی ہے جو بذات خود قدرت کا ایک عجیب کرشمہ ہے اگر آپ کسی کتاب کے اوپر ایک لمبا کاغذ کا ورق یوں رکھیں کہ وہ آگے کو نیچے لٹکتا رہے۔ پھر کتاب کے اوپر والے کاغذ کے حصہ پر پھونک ماریں۔ پھونک مارنے سے ہوا کی رفتار بڑھ جائے گی اور اس کے نتیجہ میں کاغذ کے اوپر پریشر کم ہو جائے گا کاغذ کے نچلے حصہ پر ہوا کا زیادہ پریشر کاغذ کو اوپر کی طرف اٹھائے گا۔ یہ ہلکا سا ہوا کے دباؤ کا فرق ہے جو جہاز یا ہیلی کاپٹر کے پر کے اوپر کے حصہ کی گولائی کی شکل کی نسبت سے نچلے حصہ سے معمولی سا کم ہوتا ہے۔ بس اتنے سے فرق سے اتنی طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ کارگو جہاز اور ہیلی کاپٹر ٹینک اور توپیں اور بیسیوں ٹن کے حساب سے وزن لے کر ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں۔ عام طور پر ہیلی کاپٹر کی رفتار 200 میل فی گھنٹہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس سے زیادہ تیز رفتار پر وہ اس بری طرح لرزنے لگتا ہے کہ اس کے پروں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اب ہیلی کاپٹروں میں جیٹ انجن لگانے کا تجربہ کیا گیا ہے جن کی وجہ سے ہیلی کاپٹر کی خوبیاں رکھنے کے ساتھ ہی ساتھ اب ان کی رفتار میں بھی حسب ضرورت بہت اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سادہ زندگی کی ضرورت

○ تحریک جدید کو جاری کرنے والے مقدس وجود نے سب سے پہلا مطالبہ سادہ زندگی کیوں رکھا۔ فرمایا۔

”میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس (سادہ زندگی) کے بغیر جماعت میں قربانی کا صحیح مادہ کسی صورت میں بھی پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو سکتا ہے“

(مطالبات ص25)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

عزیز فرید احمد بسرا متعلم پنجاب یونیورسٹی لاہور ابن مکرم احسان الرحمان بسرا صاحب محلہ باب الابواب ربوہ کا چند روز قبل اپنڈکس کا لاہور میں اچانک آپریشن ہوا۔ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور کامل شفایابی کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب چیمہ دارالبرکات ربوہ جگر کی خرابی کے باعث بیمار ہیں۔ صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولانا نصراللہ خان صاحب ناصر ایڈیٹر "انصاراللہ" تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب غلام محمد آباد فیصل آباد ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم آف درگانوالی ضلع سیالکوٹ مورخہ 23۔ اگست 1999ء بوقت صبح ہارٹ اٹیک کے باعث وفات پاگئے ہیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر67 سال تھی۔

موصوف احمدیہ آرکیٹکٹ و انجینئرنگ ایسوسی ایشن کے سرگرم رکن تھے ایگزیکٹو باڈی کے ممبر تھے اور فیصل آباد میں Local Chapter احمدیہ انجینئرنگ ایسوسی کے صدر رہتے۔

آپ کا جنازہ مورخہ 25۔ اگست 1999ء کو بوجہ موصی ہونے کے ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز ظہر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید نے دعا کروائی۔

موصوف نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور بیوہ یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے مرحوم کی بیگم صاحبہ اور بیٹوں نیز اعزہ واقارب کے لئے صبر جمیل اور مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سیرۃ و سوانح حضرت شیخ مسعود الرحمان صاحب

○ حضرت شیخ مسعود الرحمان صاحب کپور تھلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی سوانح حیات مرتب کی جارہی ہے۔ جن احباب کے پاس کوئی خط کوئی تحریر یا ان کی کوئی تصویر ہو یا کوئی واقعہ جس کا ان کی ذات سے تعلق ہو۔ وہ لکھ کر خاکسار کو بھجوا دیں۔ تعاون کا ممنون ہوں گا۔

شیخ عقیل الرحمان فرزند حضرت شیخ مسعود الرحمان صاحب
109۔ علامہ اقبال روڈ لاہور۔ 54000

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح و تقریب شادی

○ عزیزہ نصیرہ مرزا بنت مکرم مرزا نصیر احمد صاحب چٹھی مسیح مربی سلسلہ حال مانچسٹر یو کے کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم منصور احمد صاحب ابن ڈاکٹر مقبول احمد صاحب آف گوجرانوالہ مورخہ 29۔ اپریل 1999ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بیت فضل لندن میں از راہ شفقت پڑھا۔ مورخہ 29۔ مئی کو احمدیہ بیت الذکر "دارالامان" مانچسٹر میں عزیزہ نصیرہ مرزا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں حضور انور طول اللہ عمرہ کے نمائندہ خصوصی محترم مولانا لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ اگلے روز مورخہ 30۔ مئی کو عزیز مکرم منصور احمد صاحب نے محترم میر عبیداللہ صاحب کے تعاون سے ان کے ریستوران "دربار" واقع مانچسٹر میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا جس کے آخر پر مکرم مولانا ملک محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ مانچسٹر نے دعا کرائی۔

عزیزہ نصیرہ مرزا محترم حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب مصنف چٹھی مسیح آف ترگڑی ضلع گوجرانوالہ رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی اور محترم حضرت مرزا محمد حسین صاحب چٹھی مسیح (رفیق حضرت مسیح موعود) کی پوتی ہے۔ عزیز منصور احمد محترم حضرت میاں میراں بخش صاحب آف گوجرانوالہ (رفیق حضرت مسیح موعود) کا پڑپوتا اور محترم حضرت میاں عبدالعزیز صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ ازدواج کو دونوں خاندانوں اور ان دونوں بچوں کے لئے ہر پہلو سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ہر شر سے اپنی حفاظت میں رکھے۔

اعلان داخلہ

○ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے مندرجہ ذیل ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

عربی۔ فائن آرٹس۔ فرنچ۔ کشمیری۔ فارسی۔ پنجابی۔ سوشل ورک۔ اردو۔ MBA۔ اکنامکس۔ انگریزی۔ ہسٹری۔ اسلامک سٹڈیز۔ ماس کمیونیکیشن۔ فلسفہ۔ سیاسیات۔ MPA۔ سوشالوجی۔ سپیشل ایجوکیشن۔ اپلائڈ سائیکالوجی۔ بایو کیمسٹری اینڈ بایو ٹیکنالوجی۔ باٹنی۔ کیمسٹری۔ کمپیوٹر سائنس۔ جغرافیہ۔ میتھ۔ فزکس۔ Space سائنس۔ شماریات۔ زوولوجی۔ لائبریری سائنس (ڈپلومہ)

فارم وغیرہ ادارہ / شعبہ سے اور HBL کی مختلف شاخوں سے دستیاب ہیں جن کی تفصیل اخبارات سے دیکھی جاسکتی ہے۔ مکمل فارم ادارہ / شعبہ وغیرہ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 8۔ ستمبر 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

افغانستان میں بم دھماکہ دو گورنر ہلاک

شمالی افغانستان کے شہر بغلان میں بم دھماکے سے طالبان حکومت کے دو گورنر ہلاک ہوگئے۔ اس بات کا دعویٰ افغان اپوزیشن نے جمعہ کے روز کیا۔ بلخ اور قندوز کے گورنروں ملا اختر قندھاری اور عارف خان کی گاڑی پر اسرار دھماکے سے تباہ ہوگئی گاڑی میں سوار قندوز پولیس کے سربراہ واقعہ میں شدید زخمی ہوگئے۔

کنٹرول لائن کے ساتھ 10۔ ہزار فوجی

بھارت کنٹرول لائن کے ساتھ ساتھ دس ہزار فوجی تعینات کرے گا۔ سنو بنکرز کی تعمیر شروع کردی گئی ہے۔ جو سردیوں کی برفباری میں بھی کارآمد ہونگے۔ موسم سرما کی آمد کے پیش نظر ٹائیگر ہلز تک پہنچنے کے لئے 12 کلومیٹر طویل سڑک اور راستے بنا لئے گئے۔ فوجیوں کے لئے خوراک کا بھی ذخیرہ کرلیا گیا۔ بھارت کے منصوبہ کے مطابق کارگل اور ٹائیگر ہلز کو سردیوں میں بھی خالی نہیں چھوڑا جائے گا اور تین ہزار فوجی سخت پہاڑی چوٹیوں پر مستقلاً تعینات رہیں گے۔ بھارتی فوجی افسروں نے بتایا کہ اکتوبر تک بنکروں کی تعمیر مکمل کرلی جائے گی۔

ایٹمی پالیسی انتخابی سٹنٹ ہے

بھارتی میڈیا نے بی جے پی کی ایٹمی پالیسی کی دستاویز کو انتخابی سٹنٹ قرار دیا ہے۔ واجپائی حکومت نے ایٹمی پالیسی قومی سلامتی کے تقاضوں کو مد نظر رکھ کر تیار نہیں کی۔ پارلیمنٹ اور اہم اداروں سے مشورہ نہیں کیا گیا۔ اس پالیسی کو دنیا بھر میں سخت تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ جواباً پاکستان زیادہ سخت پالیسی اپنائے گا۔ اس خطرناک پالیسی سے بی جے پی انتخابی فائدہ اٹھائے گی۔ مگر بھارت شدید مشکلات میں گھر جائے گا۔ جدید کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم کی عدم موجودگی کے باعث ایٹمی جنگ کا شدید خطرہ ہے۔

یلسن کے خلاف تحقیقات

روس کے صدر بورس یلسن کے خلاف کرپشن اور لوٹ مار کی تحقیقات روک دی گئی ہے۔ روس کے چیف پراسیکیوٹر نے یہ انکشاف اٹلی کے ایک اخبار کو انٹرویو میں کیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ کوسوو کے ایک بزنس مین نے روس میں تعمیراتی ٹھیکے حاصل کرنے کے لئے صدر یلسن اور انکی بیٹیوں کو بھاری رشوت دی تھی۔ چیف پراسیکیوٹر نے بتایا کہ وہ ان معاملات کی تحقیقات کر رہے تھے کہ صدارتی دفتر نے ان کو جبراً اس کام سے روک دیا۔

ملائیشیا میں عورتوں کو جرمانہ

ملائیشیا میں گذشتہ روز 24 عورتوں کو اسلامی قوانین کی پابندی نہ کرتے ہوئے سکارف نہ پہننے پر جرمانہ کر دیا گیا۔ ملائیشیا میں عورتوں کے لئے سروں کو ڈھانپنا اور مکمل اسلامی لباس پہننا ضروری ہے۔

بھارتی فوج کی ناراضگی

بھارتی اعلیٰ فوجی حکام نے سیاست دانوں کی طرف سے انتخابی مہم میں کارگل کے حوالے سے فوج کو سیاست میں گھسیٹنے پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ فوج کے افسران میں اس بارے میں تشویش اور اضطراب کا اظہار کیا جارہا ہے۔

بھارتی انتخابات کا تجزیہ

بھارت کے عام انتخابات سر پر آگئے ہیں تازہ اندازوں کے مطابق حکمران اتحاد کی مقبولیت میں کمی آرہی ہے جبکہ کانگرس کی حمایت بڑھنے لگی ہے۔ اترپردیش میں نامناسب پالیسیوں کی وجہ سے یہاں آئندہ انتخابات میں بی جے پی کی صرف 35 سیٹوں کی امید ہے گذشتہ الیکشن میں یہ تعداد 59 تھی مہاراشٹر میں بھی حکمران اتحاد کی مقبولیت میں کمی آرہی ہے۔

بقیہ صفحہ 2

ہو جاتا ہے۔

لطیفہ

ایک آدمی دوڑا دوڑا گھر میں آیا سانس اس کا پھولا ہوا تھا اس نے اپنی بیوی کو کہا مبارک ہو میں دوڑ میں جیت گیا۔ بیوی نے کہا اچھا ماشاء اللہ بہت خوشی ہوئی۔ مگر یہ تو بتائیں آپ کس سے جیتے ہیں۔

خاوند نے کہا میرے پیچھے کتا لگا ہوا تھا میں اس سے جیت گیا ہوں گھر میں داخل ہونے سے پہلے پہلے کتا پیچھے رہ گیا ہے اور میں اندر داخل ہو گیا ہوں۔

دعوت

فرمایا۔
عثمان چینی صاحب کی طرف سے بڑی زبردست دعوت ہے۔
فرمایا۔
سارے بچے عینی اور اس کے ابا کا شکریہ ادا کر دیں۔
عثمان چینی صاحب کی اہلیہ محترمہ کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا۔
یہ ہیں جنہوں نے کھانا تیار کیا ہے۔ بہت محنت کی ہے ان کے ہاتھ میں سلیقہ بہت ہے بہترین کھانا بناتی ہیں جزاک اللہ۔ شکریہ
اردو کلاس ان کا شکریہ ادا کرے
سب نے شکریہ ادا کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 28 اگست- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 درجے سنٹی گریڈ
30۔اگست- غروب آفتاب- 6-38
31۔اگست- طلوع فجر- 4-15
31۔اگست- طلوع آفتاب 5-41

7- ارکان پارلیمنٹ کے خلاف دہشت گردی کا مقدمہ

حیدرآباد میں متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیو ایم) کے سات اراکین پارلیمنٹ کے خلاف دہشت گردی کا مقدمہ درج کر دیا گیا ہے۔ حیدرآباد میں جلسہ کی اجازت نہ ملنے پر متحدہ نے ہڑتال کی۔ شہر دھماکوں اور فائرنگ سے گونج اٹھا۔ سڑکیں ویران ہو گئیں۔ رینجرز اور پولیس نے پکا قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ حیدرآباد ہی میں پیپلزپارٹی کے سینیٹر نواز علی شاہ' ایم پی اے عبدالغفور نظامانی اور خاتون کارکن شبانہ خان سمیت 18- افراد کو انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت اور متحدہ کے افضال شاہ کو ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا۔ متحدہ کے جن اراکین پارلیمنٹ کے خلاف دہشت گردی کا مقدمہ قائم کیا گیا ہے ان میں سینیٹر آفتاب شیخ' سینیٹر مصطفیٰ کمال' ایم این اے کنور خالد یونس' ایم پی اے ڈاکٹر فاروق ستار' محمد حسین' وسیم اختر' عارف رضوی اور ظفر راجپوت شامل ہیں۔

پیپلزپارٹی اور متحدہ کے مزید 150- گرفتار

4- ستمبر کو سندھ میں پیپلزپارٹی کی ہڑتال کو ناکام بنانے کے لئے کراچی اور حیدرآباد میں پولیس کے چھاپے اور گرفتاریاں جاری ہیں۔ پیپلزپارٹی اور متحدہ کے مزید 150- لیڈر اور کارکن گرفتار کر لئے گئے۔ آرام باغ' ملیر' شاہ فیصل کالونی' کورنگی اور دیگر علاقوں میں پولیس نے رات بھر چھاپے مارے۔ کراچی کے تھانے سیاسی کارکنوں سے بھر گئے۔ ناظم آباد میں متحدہ کے سیکٹر آفس پر چھاپہ مارا گیا۔ دو عہدیدار گرفتار کر لئے گئے بھاری اسلحہ برآمد ہوا۔ پولیس نے دعویٰ کیا ہے کہ ان ملزموں کو 4- ستمبر کی ہڑتال کامیاب بنانے کے لئے گھیراؤ اور جلاؤ کے احکامات دیئے گئے تھے۔

جنرل سیلز ٹیکس دینا پڑے گا

وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے قطعیت سے کہا ہے کہ تاجر جتنا چاہیں شور مچالیں جنرل سیلز ٹیکس بہرحال دینا پڑے گا۔ کسی کا لحاظ نہیں کریں گے۔ ٹیکس نہ دینے والوں کے خلاف بلاامتیاز کارروائی ہوگی۔ وزیر خزانہ کی زیر صدارت سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں سال رواں کے پہلے دو ماہ میں ٹیکس کی وصولیوں کا جائزہ لیا گیا۔

آٹھ پاکستانی فوجی رہا ہو گئے

بھارت نے آٹھ پاکستانی فوجی رہا کر دیئے ہیں۔ کارگل کی لڑائی کے دوران پکڑے گئے ان فوجیوں کو بھارت نے ریڈ کراس کے حوالے کر دیا۔ پاکستانی ہائی کمیشن نے انہیں ریڈ کراس سے وصول کر کے وطن پہنچا دیا۔ بھارت نے ان پانچ شہید فوجیوں کی میتیں بھی پاکستان کے حوالے کر دیں جنہیں کارگل میں سپرد خاک کر دیا گیا تھا۔ یہ فوجی سیاچن کے جنوب میں بھارتی توپ خانے کی گولہ باری سے شہید ہوئے تھے۔

مسئلہ کشمیر کے حل تک امن نہیں ہو سکتا

وزیراعظم نواز شریف نے ترکی کے دورے کے دوران کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل ہونے تک علاقے میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ ترک صدر سلیمان ڈیمریل اور وزیراعظم بلند ایجویت نے نواز شریف کو استنبول سے خصوصی طور پر انقرہ آنے کی دعوت دی۔ وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان کے عوام مصیبت کی اس گھڑی میں اپنے ترک بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ نواز شریف نے زلزلے سے متاثرہ علاقوں کا فضائی دورہ کیا۔

استعفیٰ نہیں دوں گا

ناراض مسلم لیگی رہنما میاں محمد اظہر نے کہا ہے کہ میں نہ تو مسلم لیگ چھوڑوں گا اور نہ قومی اسمبلی سے استعفیٰ دوں گا۔ میری جدوجہد کسی عہدے کی محتاج نہیں۔ سب کچھ صاحبان اقتدار کے لئے ہے کارکن دھکے ہی کھاتے رہیں گے میری برطرفی سے عوام کو پاکستانی سیاست کا المیہ سمجھ لینا چاہیے۔

میاں اظہر کے حامی

میاں اظہر نے اپنے حامی کونسلروں اور لیگی عہدیداروں کو استعفے دینے سے روک دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب استعفے دینے کا نہیں لینے کا وقت آگیا ہے۔ ایم این اے فخر امام نے کہا کہ میاں اظہر کی خدمات ناقابل فراموش ہیں وہ ایماندار مدبر اور فرض شناس گورنر تھے۔ اعجاز الحق اور پرویز الٰہی نے بھی میاں اظہر سے یک جہتی کا اظہار کیا ہے اور انہیں ڈٹے رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ میاں اظہر اوکاڑہ گئے تو انہیں کارکنوں نے گھیر لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے جلسہ بن گیا۔

نواز ہٹاؤ ریلی میں شرکت کی سوچ

میاں اظہر نے کہا ہے کہ میاں برادران نے آمریت مسلط کر رکھی ہے۔ میں نواز ہٹاؤ ریلی میں شرکت کا سوچ رہا ہوں۔ ابھی کافی دن ہیں سوچ سمجھ کر فیصلہ کروں گا۔

سندھ اسمبلی توڑنے کے لئے مشورے

سندھ کے لئے وزیراعظم کے مشیر سید غوث علی شاہ اور سندھ کے گورنر ممنون حسین نے صدر مملکت سے ملاقات کی صدر تارڑ کراچی پہنچ گئے ہیں۔ صوبے کی صورت حال اور لیاقت جتوئی کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی آئینی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ سندھ اسمبلی توڑنے کے بارے میں مشورے ہوئے۔

میاں اظہر کے خلاف بھوک ہڑتال

لاہور کے فیصل چوک میں میاں اظہر کے حلقہ 92 کے مسلم لیگی کارکنوں نے میاں اظہر کے خلاف بھوک ہڑتال کی اور ان سے قومی اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔

امریکہ نے اپنی خدمات پیش کر دیں

امریکہ نے پاک بھارت مذاکرات کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان ڈیوڈ لیوی نے کہا کہ جس طرح امریکہ نے جولائی میں دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کے عروج کے وقت کشیدگی ختم کرا کے ممکنہ جنگ سے بچایا تھا۔ اس طرح اب بھی وائٹ ہاؤس کے "گڈ آفر" حاضر ہیں۔ ماہرین نے کہا ہے کہ امریکی پیشکش کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ بھارت کو باور کرانا چاہتا ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ 50 سالہ تنازعات جلد مذاکرات کے ذریعے پرامن طور پر حل کرے یہ دراصل بالواسطہ مداخلت ہے۔

پاکستان کے تمام قرضے ادا کرنے کی پیشکش

منشیات کے مشہور سمگلر ایوب آفریدی نے کہا ہے کہ اگر امریکہ معافی دیدے تو میں پاکستان کے تمام قرضے ادا کر دوں گا۔ انکشاف کیا گیا ہے کہ ایوب آفریدی نے 44 کروڑ خرچ کر کے سرحد میں صابر شاہ کی حکومت کا تختہ الٹا دیا تھا۔ ملزم کی افغانستان میں ہیروئن کی فیکٹریاں ہیں۔

میچ فکسنگ کھلاڑیوں کی طلبی

میچ فکسنگ کے الزام میں جوڈیشل کمیٹی نے 11- کھلاڑیوں کو 3- ستمبر کو طلب کر لیا ہے۔

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں
مکان یا پلاٹ کی خریداری کے لئے
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر
نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842